غیرت اور بے غیرتی

میرا پیدائشی رشتہ جو ہے پنجاب سے ہے
دوستی دہر کی ہر نسل کے احباب سے ہے

زندگانی کے بہت راز نظر سے گزرے
نسلِ انسان کے انداز نظر سے گزرے

بولا پختون کہ پنجاب میں غیرت ہی نہیں
ہم یہ کہتے ہیں پٹھانوں سی جہالت ہی نہیں

اہلِ پنجاب مہاجر کو یہی کہتے ہیں
کیسے انسان ہیں غیرت سے بری رہتے ہیں

جو مہاجر ہیں وہ پھر ہم کو پلٹ کر بولے
کتنے جاہل ہیں یہ پنجاب میں رہنے والے

گویا اِس بات کو سوچا ہے بڑی مدت سے
ایک احساس جو ابھرا ہے ذرا شدت سے

Faqeer Sein

ہم مسلمان ہیں ہم سب میں بڑی غیرت ہے
اور ہر قوم جو مسلم نہیں بے غیرت ہے
ویسے اِس بات پہ رہتی تو مجھے حیرت ہے

کچھ مسلمان تو جاپان پہ حیران بھی ہیں
جن سے بم کھائے وُہی دوست مہربان بھی ہیں

ہم کو لگتا ہے وہ کمزور ہیں بے جان بھی ہیں
اُنکے پرامن طریقوں سے پریشان بھی ہیں

آؤ دکھلائیں انہیں لوگ مسلمان بھی ہیں
جنگ کے ساتھ جڑے دیر سے افغان بھی ہیں

بم بنانے میں لگے پاک بھی ایران بھی ہیں
بھوک افلاس کی زد میں ہیں پشیمان بھی ہیں

ہم جو غیرت کا کوئی ڈھول لیے پھرتے ہیں
اونچے اونچے سے فقط بول لیے پھرتے ہیں

کیا ہے سوغات جو انمول لیے پھرتے ہیں
جا کے جاپان بھی کشکول لیے پھرتے ہیں

دیکھا جائے تو بہت امن کے انعام بھی ہیں
بم بنانے کے سوا اور بہت کام بھی ہیں

زندہ قوموں میں کھڑے جرمنی جاپان بھی ہیں
اُن پہ قدرت کی کرامات ہیں احسان بھی ہیں

غیر کیا سوچتے ہونگے یہ کبھی سوچا ہے
ہم نے جس چیز کو یوں سر پہ اٹھا رکھا ہے

یہ کہیں اصل میں پسماندہ روی ہی تو نہیں
روشنی اور اجالوں کی کمی ہی تو نہیں

ہو نہ ہو ہم بھی تمدن میں کہیں پیچھے ہوں
فکر و تعلیم کی سیڑھی پہ کھڑے نیچے ہوں

عِلم و تہذیب کی عظمت تو عیاں ہے ہم پر
سچ کا ادراک مگر تھوڑا گراں ہے ہم پر

دل میں احساس بھی ہے غیر کہیں آگے ہیں
جب بھی مقدُور ہوا اُن کی طرف بھاگے ہیں

Faqeer Sein

میری آنکھوں کو یہی بات نظر آئی ہے
لفظِ غیرت نے جہالت کی جگہ پائی ہے

جو پچھڑ جائے وہ غیرت کا لبادہ اوڑھے
جس سے پچھڑا ہو اُسے زود بے غیرت کہہ دے

بھوک افلاس خلاؤں سے نہیں آتے ہیں
زخم ہم اپنی اناؤں سے یہیں کھاتے ہیں

غیر قوموں نے اناؤں کو ذرا دُور کیا
رات اندھیر رہی صبح کو پرنور کیا

میری اِس بات پہ غصہ ہی نہیں کر لینا
چند لمحوں کے لیے غور ذرا کر لینا

Faqeer Sein